جلسہ سالانہ یوکے 2008ء سے قبل کارکنان اور انتظامیہ کو میزبانی اور مہمان نوازی کے بارے میں دینی تعلیم اور قیمتی نصائح

مہمان نوازی محبت و پیار بڑھانے اور دوسروں کو قریب لانے کا باعث بنتی ہے

کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو، مہمانوں کو آرام دیا جاوے کیونکہ مہمان کا دل مثل آئینہ نازک ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جولائی 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا مہمان نوازی ایک ایسا وصف اور خلق ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور انبیاء اور ان کے ماننے والوں کا بھی یہ خاصہ ہے۔ مہمان نوازی آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے اور غیر کو بھی متاثر کر کے قریب لاتی ہے جس سے دعوت الی اللہ کے مزید راستے کھلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی ہمیں اس طرف ایک خاص توجہ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ لوگ کثرت سے آئیں گے اور یہ بھی الہام ہوا کہ جو لوگ تیرے پاس آئیں گے، تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے بلکہ اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑنا۔ پس حضرت مسیح موعود نے تو یہ مہمان نوازی کرنی تھی۔ لیکن اس میں ہمارے لئے بھی نصیحت ہے کہ مسیح موعود کے لنگر تو پھیلنے ہیں اس لئے جہاں بھی مسیح موعود کے نام پر لوگ جمع ہوں گے وہاں یہ مہمان نوازی کرنی ہوگی۔ فرمایا کہ اگر یہ خلق اپنے اندر پیدا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے جلسے اور ان کے لنگر کے جو جاری نظام ہیں اس سے غیر لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی جو لوگ قادیان آتے تھے، بعض غیر از جماعت احباب اس لنگر کے نظام اور مہمان نوازی کو دیکھ کر اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوتے تھے۔ فرمایا کہ آجکل بھی جلسوں پر حضرت مسیح موعود کا جاری کردہ لنگر لوگوں کو بڑا متاثر کرتا ہے۔ حضور انور نے امسال افریقہ میں ہونے والے جلسوں کے موقع پر آنے والے غیر از جماعت لوگوں کے تاثرات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ بعض نے تو اسی بات کو خدائی جماعت کی دلیل سمجھ لیا کہ اس طرح کی مہمان نوازی تو ہم نے کہیں نہیں دیکھی فرمایا کہ یہ سب حضرت مسیح موعود کی تربیت کی وجہ سے ہے پس مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جو دین اور دنیا دونوں طرح سے دوسروں کو قریب لانے کا باعث بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسوں کا انعقاد حضرت مسیح موعود نے اس لئے فرمایا تھا کہ دین اور روحانیت میں ترقی ہو اور اس کے لئے لوگ جمع ہوں۔ پس یہ مہمان جو جلسے پر آتے ہیں ان کی ہر رنگ میں خدمت کرنا ہر کارکن کا جس نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے فرض ہے کہ پوری توجہ سے ڈیوٹی دے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ سے ہمیں مہمان نوازی کے عجیب نمونے نظر آتے ہیں کہ ایک مہمان بستر گندہ کر گیا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ اس کو دھو رہے ہیں، نجاشی کے بھیجے ہوئے وفد کی خود اپنے ہاتھ سے خدمت کر رہے ہیں۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہؓ کی مہمان نوازی کے وصف کے بعض ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں یوکے میں جلسہ پر آنے والے مہمان خلافت سے محبت اور دین سیکھنے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہر ایک کو حضرت مسیح موعود کا مہمان سمجھ کر خدمت کرنی ہے۔ پس خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر کارکنان پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کا اپنے اندر جوش اور عزم پیدا کریں اور وہ نمونے دکھائیں جو حضرت مسیح موعود اپنے مہمانوں کے لئے دکھاتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت مسیح موعود نے نصیحت فرمائی کہ لنگر خانے کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ پھر فرمایا کہ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے کیونکہ مہمان کا دل مثل آئینہ نازک ہوتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ کی مہمان نوازی کے وصف کے اعلیٰ اخلاق کے نمونوں کے بعض واقعات تفصیل کے ساتھ پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قریبی عزیزوں کی مہمان نوازی تو انسان خوش ہو کر کر لیتا ہے مگر بعض دور کے عزیز یا کسی تعارف سے واقف ہوتے ہیں جو ذاتی طور پر آکر مہمان ٹھہر جاتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کریں۔ اسی طرح جماعتی نظام کے تحت کارکنان خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں کہ انہیں کھانا، رہائش، صفائی اور ٹرانسپورٹ کے جو شعبے ہیں، ان میں خاص طور پر بڑے احسن طریق سے اپنے فرائض سرانجام دینے ہوں گے کیونکہ امسال گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں مہمان دوسرے ممالک سے بھی تشریف لائیں گے اس لئے کارکنان تمام مہمانوں کے ساتھ بڑے ہی تحمل، صبر، حوصلے، خوشدلی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کی انجام دہی کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔ آمین